Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
جمعرات 25 جون 1998ء 29 صفر المظفر 1419 ہجری 25 احسان 1377 ہش
جلد 48-83 نمبر 135

عفواور درگزر

حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا اسے بھی دے اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے اس سے تو درگذر کرے۔

(مسند احمد جلد 3 صفحہ 438)

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

"خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے۔ جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد نمبر 19 صفحہ 12-13)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قرآنی ٹیچر ٹریننگ کلاس

○ 5-جولائی سے ربوہ میں قرآنی ٹیچر ٹریننگ کلاس شروع ہو رہی ہے جس میں صرف بیس نمائندے بیرونی اضلاع سے شامل ہوں گے مندرجہ ذیل اضلاع کے امراء کرام اپنے اپنے ضلع سے صرف دو دو نمائندے انتخاب کرکے ہمیں اطلاع دیں تاکید ہے۔ نمائندے پڑھے لکھے اور قرآنی ٹیچر بننے کے خواہش مند ہوں اور واپس جا کر دوسروں کو پڑھا سکیں۔

1- لاہور- 2- نارووال- 3- سیالکوٹ- 4- گوجرانوالہ- 5- شیخوپورہ- 6- فیصل آباد- 7- سرگودھا- 8- منڈی بہاؤالدین- 9- جھنگ 10- اوکاڑہ-

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد
(تعلیم القرآن وقف عارضی)

تحریک جدید میں ہر فرد جماعت کی شمولیت ضروری ہے

○ "یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ (دین حق) کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا احمدیت کا قبول کرنا محض بیکار ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت الثانی)

نمایاں کامیابی

○ خدا کے فضل سے مکرم ظہیر احمد ابن مکرم منیر احمد محمود سابق معلم وقف جدید کو پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے سوئمنگ میں

Certificate of honour - University Blue

ملا ہے۔ نیز امسال پنجاب یونیورسٹی کے انٹر ڈیپارٹمنٹ سوئمنگ مقابلہ جات میں 50 میٹر فری سٹائل 100 میٹر فری سٹائل اور 50 میٹر بٹر فلائی میں پہلی پوزیشن حاصل کرکے Best Swimmer قرار پائے ہیں۔ آج کل وہ Master of Business Economics کے سٹوڈنٹ ہیں۔ خدا تعالیٰ عزیز کا یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید کامیابیوں سے نوازے۔

(نظارت تعلیم)

عفو و درگذر سے کام لینا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جب کسی بھائی سے قصور ہو جائے تو اسے سزا دینے کے درپے نہ ہوں بلکہ جہاں تک ہو سکے۔ عفو اور درگذر سے کام لیں۔ مگر عفو اور درگذر کا وہی مطلب ہے جو اوپر بیان ہوا ہے۔ یہ نہیں کہ ڈر کے مارے سامنے تو کچھ نہ کہا۔ اور دل میں اس پھوڑے کو پکاتے رہے۔ جو بھی بزدل ہو گا وہ یہی کرے گا کہ دل سے بات نہ نکالے گا اور موقع تاڑتا رہے گا کہ جب نقصان پہنچا سکے اس وقت اس بات کو نکالے۔ اس سے اگر پوچھا جائے کہ جب یہ بات ہوئی تھی اس وقت تم نے کیوں نہ بیان کی تو کہے گا میں نے سمجھا فساد ہو جائے گا۔ ہم پوچھتے ہیں اگر یہی وجہ تھی نہ بیان کرنے کی تو پھر آج کیوں بیان کی۔ آج فساد نہیں ہو گا۔ پس جو شخص کسی بات کو اپنے دل میں چھپائے رکھتا ہے اور چھ ماہ یا سال کے بعد نکالتا ہے۔ وہ یا تو بزدل ہے اسے سامنے ہونے کی جرأت نہ تھی۔ بزدلی کا نام اس نے عفو رکھ لیا جیسے حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ اگر ایک نامرد کہے میں عفیف ہوں یا ایک اندھا کہے میں حرص اور لالچ کی نظر سے کسی کے مال کو نہیں دیکھتا۔ یا جس کے ہاتھ نہ ہوں وہ کہے میں نے کبھی کسی کو چپیڑ نہیں ماری تو یہ اس کی کوئی خوبی نہ ہو گی۔ جس بات کی طاقت ہی نہیں۔ اس کے نہ کرنے میں خوبی کیسی۔ پس بزدل ہے جو کہتا ہے میں نے فلاں کو معاف کر دیا۔ اس نے معاف کہاں کیا۔ جب کہ دل میں اس بات کو رکھ لیا۔ ایسا آدمی یقیناً بزدل ہے یا پھر شرارتی اور مفسد ہے۔ مومن کی شان یہ ہے کہ یا تو وہ معاف کر دیتا ہے یا پھر معاملہ کو چلاتا ہے۔ بات کو ذمہ دار لوگوں کے ذریعہ چلانا شریعت کے خلاف نہیں بلکہ دل میں چھپا رکھنا یا بزدلی سے ڈر جانا یہ شریعت کے خلاف ہے اور پھر یہ اور بھی زیادہ شریعت کے خلاف ہے کہ بزدلی کا نام نیکی رکھا جائے کیونکہ ایک تو یہ گناہ کیا کہ دل میں ایک بات کو رکھا۔ اور پھر دوسرا گناہ یہ کیا کہ اسے نیکی قرار دیا۔ اس طرح دوہرا جرم ہو گیا۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ دو طریقوں سے ایک طریق اختیار کر لیا کریں۔ یعنی اگر وہ کسی کو معاف کرنا چاہیں تو معاف کر دیں۔ اور اگر معاملہ کو پیش کرنا چاہیں تو پیش کریں مگر پیش کرنے والوں کے متعلق پھر میں نصیحت کروں گا کہ جہاں تک ہو سکے عفو سے کام لیں۔ کیونکہ محبت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک عفو سے کام نہ لیا جائے۔

(خطبات محمود جلد 10 صفحہ 148)

☆......☆......☆......☆

ضروری اعلان

○ نمائندہ الفضل مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت کے لئے ضلع سرگودھا کے دورہ پر پہنچ چکے ہیں۔ تمام عہدہ داران سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب- مؤرخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل و جواہر

یاد ماضی نے تڑپا دیا

حضرت مصلح موعود نے ایک بار خطاب عام میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مبارک زمانہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"مجھے اپنے بچپن کے زمانہ میں ضلع گجرات کے لوگوں کا یہاں آنا یاد ہے... پیدل چل کر قادیان آتے۔ ان میں بڑے بڑے مخلص تھے.... یہ بھی ضلع گجرات کے لوگوں کا ہی واقعہ ہے جو حافظ روشن علی صاحب سنایا کرتے تھے.... کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں ایک جماعت ایک طرف سے آ رہی تھی اور دوسری' دوسری طرف سے۔ حافظ صاحب کہتے ہیں وہ دونوں گروہ ایک دوسرے سے ملے اور رونے لگ گئے۔ میں نے پوچھا تم کیوں روتے ہو؟ وہ کہنے لگے ایک حصہ ہم میں وہ ہے جو پہلے ایمان لایا اور اس وجہ سے دوسرے حصہ کی طرف سے اسے اسقدر دکھ دیا گیا اور اتنی تکالیف پہنچائی گئیں کہ آخر وہ گاؤں چھوڑنے پر مجبور ہو گیا پھر ہمیں ان کی کوئی خبر نہ تھی کہ کہاں چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے احمدیت کا نور ہم میں بھی پھیلایا اور ہم جو احمدیوں کو اپنے گھروں سے نکالنے والے تھے خود احمدی ہو گئے۔ ہم یہاں جو پہنچے تو اتفاقاً اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت ہمارے وہ بھائی جنہیں ہم نے اپنے گھروں سے نکالا تھا دوسری طرف سے آ نکلے جب ہم نے ان کو آتے دیکھا ہمارے دل اس درد کے جذبہ سے پر ہو گئے کہ یہ لوگ ہمیں ہدایت کی طرف کھینچتے تھے مگر ہم ان سے دشمنی اور عداوت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم نے ان کو گھروں سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ آج خدا نے اپنے فضل سے ہم سب کو اکٹھا کر دیا اس واقعہ کی یاد سے ہم چشم پُر آب ہو گئے" (پمفلٹ شائع کردہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مطبوعہ اللہ بخش سٹیم پریس قادیان 1933ء)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی وفات سے کئی سال قبل یہ خبر دی تھی کہ:-

"ابھی ہمارے مخالفوں میں سے بہت سے ایسے آدمی بھی ہیں جن کا ہماری جماعت میں داخل ہونا مقدر ہے وہ مخالفت کرتے ہیں پر فرشتے ان کو دیکھ کر ہنستے ہیں کہ تم بالآخر انہی لوگوں میں شامل ہو جاؤ گے وہ ہماری مخفی جماعت ہے جو کہ ہمارے ساتھ ایک دن مل جائے گی"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 486 طبع دوم)

جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

راہ مولیٰ کے فقیروں کا آسمانی رنگ

16 فروری 1905ء کو متحدہ ہندوستان میں عید الاضحیہ کی مقدس تقریب پورے تزک و احتشام سے منائی گئی۔ قادیان میں نماز عید حضرت حافظ حکیم مولانا نور الدین صاحب بھیروی نے پڑھائی اور ایک پر معارف خطبہ ارشاد فرمایا جس کے آخر میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہوئے کہا۔

"میں آخر میں حضرت امام کے حضور دردِ دل سے عرض کرتا ہوں کہ وہ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور کرے سب سے زیادہ میں دعا کا حاجتمند ہوں اس لئے کہ اکثر لوگوں کو سناتا رہتا ہوں۔ پس اگر میرا ہی نمونہ اچھا نہ ہوا تو بہتوں کو ٹھوکر لگ سکتی ہے۔"

(اخبار الحکم قادیان 17 مئی 1905ء صفحہ 6 کالم 3)

ایضاً خطبات نور جلد اول صفحہ 239 مرتبہ حضرت سردار عبد الحمید صاحب ناشر احمدیہ بکڈپو ربوہ دسمبر 1968ء)

قبولیت دعا کا نشان

حضرت مولوی رحمت علی صاحب آف پھیروچیچی کا بیان ہے کہ حضرت بانی سلسلہ کا آموں کا باغ بعض غیر از جماعت دوستوں نے پھل پر خرید رکھا تھا۔ اس سال خشک سالی تھی اور پھل زیادہ گرنے کے باعث سخت نقصان ہو رہا تھا ایک دن انہوں نے مجھے خاص طور پر کہا کہ اپنے مرشد سے بارش کے لئے دعا کرائیں۔ چنانچہ اسی روز جب حضرت صاحب عصر کے بعد باغ میں تشریف لائے تو میں نے دعا کے لئے عرض کی۔ یہ سنتے ہی آپ نے اسی وقت دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور دعا کرنے کے فوراً بعد فرمایا واپس گھر چلو حالانکہ آپ شام تک چہل قدمی کیا کرتے تھے خاکسار نے صاحبزادی کو اٹھایا ہوا تھا میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ ابھی آپ اور حضرت اماں جان الدار میں داخل ہی ہوئے تھے کہ معمولی سی بدلی سے موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور نالیاں پانی سے بھر کر بہنے لگ گئیں یہ بھی خدا تعالیٰ کی شان تھی بارش کے رکنے پر جب میں واپس باغ والوں کے پاس خوشی خوشی گیا تو وہ سب کھڑے ہوئے اور یک زبان ہو کر کہنے لگے کہ اگر ہمیں پہلے پتہ ہوتا کہ آپ کے پیرو مرشد خدا تعالیٰ تک اتنے پہنچے ہوئے ہیں تو ہم اپنے اس قدر نقصان سے قبل ہی دعا کی درخواست کر دیتے۔

("میرے والدین" صفحہ 16' 17 مؤلفہ احسان الٰہی صاحب معلم وقف جدید ربوہ)

سُوئے حبیب

دل گرفتارِ آرزوئے حبیب
آنکھ مجبورِ جستجوئے حبیب

ہائے وہ روز و شب کہ جو کبھی تھے
آہ وہ لمحے روبروئے حبیب

اپنی جانب وہ دلفریب نظر
اور اپنی نگاہ سُوئے حبیب

شہر کے سارے راستوں سے جُدا
قدم اٹھتے تھے سُوئے کُوئے حبیب

کان میں گھولتی تھی رس کیسا
کتنی شیریں تھی گفتگوئے حبیب

آج تک ہے مشامِ جاں میں بسی
چمن آثارِ مشکبوئے حبیب

لعل و گوہر کا ہار' ہار گیا
حسن کی جیت تھا گلوئے حبیب

آنسوؤں سے کہو کہ بہتے رہیں
آبجُو ہے یہ آبجُوئے حبیب

خود کو رسوا نہ کر کہ ہے ناہید
آبرو تیری آبروئے حبیب

عبد المنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ: عبدالستار خان

اللہ تعالیٰ کی صفت 'ربّ'

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں

جامع صفت

"وہ رب العالمین ہے یعنی جہاں تک آبادیاں ہیں اور جہاں تک کسی قسم کی مخلوق کا وجود موجود ہے۔ خواہ اجسام خواہ ارواح ان سب کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا خدا ہے جو ہر وقت ان کی پرورش کرتا اور ان کے مناسب حال ان کا انتظام کر رہا ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 42)

دیکھو یہ لفظ رب العالمین کیا جامع کلمہ ہے۔ اگر ثابت ہو کہ اجرام فلکی میں آبادیاں ہیں تب بھی وہ آبادیاں اس کلمہ کے نیچے آئیں گی"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 حاشیہ ص 42)

فیضان اعم

"دنیا پر خدا کا چار طور پر فیضان پایا جاتا ہے جو غور کرنے سے ہر ایک عاقل اس کو سمجھ سکتا ہے پہلا فیضان فیضان اعم ہے یہ وہ فیضان مطلق ہے کہ جو بلا تمیز ذی روح و غیر ذی روح افلاک سے لے کر خاک تک تمام چیزوں پر علی الاتصال جاری ہے۔ اور ہر ایک چیز کا عدم سے صورت وجود پکڑنا اور پھر وجود کا حد کمال تک پہنچنا اسی فیضان کے ذریعہ سے ہے۔ اور کوئی چیز جاندار ہو یا غیر جاندار اس سے باہر نہیں اسی سے وجود تمام ارواح و اجسام کا ظہور پذیر ہوا اور ہوتا ہے۔ اور ہر ایک چیز نے پرورش پائی اور پاتی ہے یہی فیضان تمام کائنات کی جان ہے۔ اگر ایک لحہ منقطع ہو جائے تو تمام عالم نابود ہو جائے۔ اور اگر نہ ہوتا تو مخلوقات میں سے کچھ بھی نہ ہوتا اس کا نام قرآن شریف میں ربوبیت ہے اور اسی کے رُو سے خدا کا نام رب العالمین ہے۔ جیسا کہ اس نے دوسری جگہ بھی فرمایا ہے "وھو رب کل شیئٍ" (الجز نمبر 8) یعنی خدا ہر یک چیز کا رب ہے اور کوئی چیز عالم کی چیزوں میں سے اس کی ربوبیت میں سے باہر نہیں سو خدا نے سورہ فاتحہ میں سب صفات فیضانی میں سے پہلے صفت رب العالمین کو بیان فرمایا۔ اور کہا۔ الحمدللہ رب العالمین یہ اس لئے کہا کہ سب فیضانی صفتوں میں سے تقدم طبعی صفت ربوبیت کو حاصل ہے یعنی ظہور کے رُو سے بھی صفت مقدم الظہور اور تمام صفات فیضانی سے اعم ہے کیونکہ ہر ایک چیز پر خواہ جاندار ہو خواہ غیر جاندار مشتمل ہے۔"

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 1 ص 422 حاشیہ 11)

ربوبیت تامہ

کوئی چیز اجزائے عالم میں سے ایسی نہیں کہ جو خدا کی پیدائش نہ ہو۔ اور خدائے تعالیٰ اپنی ربوبیت تامہ کے ساتھ عالم کے ذرہ ذرہ پر متصرف اور حکمران ہے اور اس کی ربوبیت ہر وقت کام میں لگی ہوئی ہے یہ نہیں کہ خدائے تعالیٰ دنیا کو بنا کر اس کے انتظام سے الگ ہو بیٹھا ہے اور اسے نیچر کے قاعدہ کے ایسا سپرد کیا ہے کہ خود کسی کام میں دخل بھی نہیں دیتا اور جیسے کوئی کل بعد بنائے جانے کے پھر بنانے والے سے بے علاقہ ہو جاتی ہے ایسا ہی مصنوعات صانع حقیقی سے بے علاقہ ہیں بلکہ وہ رب العالمین اپنی ربوبیت تامہ کی آبپاشی ہر وقت برابر تمام عالم پر کر رہا ہے اور اس کی ربوبیت کا مینہ بالاتصال تمام عالم پر نازل ہو رہا ہے اور کوئی ایسا وقت نہیں کہ اس کے رشح فیض سے خالی ہو بلکہ عالم کے بنانے کے بعد بھی اس مبدء فیوض کی فی الحقیقت بلا ایک ذرا تفاوت کے ایسی ہی حاجت ہے کہ گویا ابھی تک اس نے کچھ بھی نہیں بنایا۔ اور جیسا دنیا اپنے وجود اور نمود کے لئے اس کی ربوبیت کی محتاج تھی ایسا ہی اپنے بقا اور قیام کے لئے اس کی ربوبیت کی حاجت مند ہے۔ وہی ہے جو ہر دم دنیا کو سنبھالے ہوئی ہے اور دنیا کا ہر ذرہ اسی سے ترو تازہ ہے اور وہ اپنی مرضی اور ارادہ کے موافق ہر چیز کی ربوبیت کر رہا ہے۔ یہ نہیں کہ بلا ارادہ کسی شئے کے ربوبیت کا موجب ہو۔ غرض آیات قرانی کی رو سے جن کا خلاصہ ہم بیان کر رہے ہیں۔ اس صداقت کا یہ منشاء ہے کہ ہر ایک چیز کہ جو عالم میں پائی جاتی ہے وہ مخلوق ہے۔ اور اپنے تمام کمالات اور اپنے تمام حالات اور اپنے تمام اوقات میں خدائے تعالیٰ کی ربوبیت کی محتاج ہے اور کوئی روحانی یا جسمانی ایسا کمال نہیں ہے جس کو کوئی مخلوق خود بخود اور بغیر ارادہ خاص اس متصرف مطلق کے حاصل کر سکتا ہو۔"

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 435 حاشیہ نمبر 11)

رب کے سات معنے

"لسان العرب" اور "تاج العروس" میں جو لغت کی نہایت معتبر کتابیں ہیں لکھا ہے کہ زبان عرب میں رب کا لفظ سات معنوں پر مشتمل ہے اور وہ یہ ہیں۔ 1۔ مالک۔ 2۔ سید۔ 3۔ مدبر۔ 4۔ مربی۔ 5۔ قیم۔ 6۔ منعم۔ 7۔ متمم۔ چنانچہ ان سات معنوں میں سے تین معنی خدا تعالیٰ کی ذاتی عظمت پر دلالت کرتے ہیں منجملہ ان کے مالک ہے اور مالک لغت عرب میں اس کو کہتے ہیں جس کا اپنے مملوک پر قبضہ تامہ ہو اور جس طرح چاہے اپنے تصرف میں لا سکتا ہو۔ اور بلا اشتراک غیر اس پر حق رکھتا ہو۔ اور یہ لفظ حقیقی طور پر یعنی بلحاظ اس کے معنوں کے بجز خدا تعالیٰ کے کسی دوسرے پر اطلاق نہیں پا سکتا۔ کیونکہ قبضہ تامہ اور تصرف تام اور حقوق تامہ بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی کے لئے مسلّم نہیں اور "سید" لغت عرب میں اس کو کہتے ہیں جس کا تابع ایک ایسا سواد اعظم ہو جو اپنے دلی جوش اور اپنی طبعی اطاعت سے اس کے حلقہ بگوش ہوں۔ سو بادشاہ اور سید میں یہ فرق ہے۔ کہ بادشاہ سیاست قہری اور اپنے قوانین کی سختی سے لوگوں کو مطیع بناتا ہے اور سید کے تابعین اپنی دلی محبت اور دلی جوش اور دلی تحریک سے خود بخود متابعت کرتے ہیں اور سچی محبت سے اس کو سید نا کر کے پکارتے ہیں۔ اور ایسی متابعت بادشاہ کی اس وقت کی جاتی ہے۔ کہ جب وہ بھی لوگوں کی نظر میں سید قرار پاوے۔ غرض سید کا لفظ بھی حقیقی طور پر بلحاظ اس کے معنوں کے بجز خدا تعالیٰ کے کسی دوسرے پر بولا نہیں جاتا کیونکہ حقیقی اور واقعی جوش سے اطاعت جس کے ساتھ کوئی شائبہ اغراض نفسانیہ کا نہ ہو بجز خدا تعالیٰ کے کسی کے لئے ممکن نہیں۔ وہی ایک ہے جس کی سچی اطاعت روحیں کرتی ہیں۔ کیونکہ وہ ان کی پیدائش کا حقیقی مبدء ہے اس لئے طبعا" ہر ایک روح اس کو سجدہ کرتی ہے بت پرست اور انسان پرست بھی اس کی اطاعت کے لئے ایسا ہی جوش رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ایک موحد راست باز مگر انہوں نے اپنی غلطی سے اور قصور طلب سے اس زندگی کے سچے چشمہ کو شناخت نہیں کیا بلکہ نابینائی کی وجہ سے اس اندرونی جوش کو غیر محل پر وضع کر دیا تب کسی نے پتھروں کو اور کسی نے رام چندر کو اور کسی نے کرشن کو اور کسی نے نعوذ باللہ ابن مریم کو خدا بنا لیا۔ لیکن اس دھوکہ سے بنایا کہ شاید وہ جو مطلوب ہے۔ یہ وہی ہے۔ سو یہ لوگ مخلوق کو حق اللہ دے کر ہلاک ہو گئے ایسا ہی اس حقیقی محبوب اور سید کی روحانی طلب میں ہوا پرستوں نے دھوکے کھائے ہیں کیونکہ ان کے دلوں میں بھی ایک محبوب اور ایک حقیقی سید کی طلب تھی مگر انہوں نے اپنے دلی خیالات کو اچھی طرح شناخت نہ کر کے یہ خیال کیا کہ وہ حقیقی محبوب اور سید جس کو روحیں طلب کر رہی ہیں اور جس کی اطاعت کے لئے جانیں اچھل رہی ہیں۔ وہ دنیا کے مال اور دنیا کے املاک اور دنیا کی لذات ہی ہیں۔ مگر یہ ان کی غلطی تھی۔ بلکہ روحانی خواہشوں کا محرک اور پاک جذبات کا باعث وہی ایک ذات ہے۔ جس نے فرمایا ہے "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" یعنی جن اور انس کی پیدائش اور ان کی تمام قویٰ کا میں ہی مقصود ہوں۔ وہ اسی لئے میں نے پیدا کئے کہ تا مجھے پہچانیں۔ اور میری عبادت کریں سو اس نے اس آیت میں اشارہ کیا کہ جن و انس کی خلقت میں اس کی طلب و معرفت اور اطاعت کا مادہ رکھا گیا ہے۔ اگر انسان میں یہ مادہ نہ ہوتا۔ تو نہ دنیا میں ہوا پرستی ہوتی نہ بت پرستی نہ انسان پرستی کیونکہ ہر یک خطا، صواب کی تلاش میں پیدا ہوا ہے۔ غرض سیادت حقیقی اسی ذات کے لئے مسلّم ہے اور وہی واقعی طور پر سید ہے۔ اور منجملہ ان تین ناموں کے جو خدا تعالیٰ کی عظمت پر دلالت کرتے ہیں مدبر بھی ہے اور تدبیر کے معنی ہیں کہ کسی کام کے کرنے کے وقت تمام ایسا سلسلہ نظر کے سامنے حاضر ہو جو گذشتہ واقعات کے متعلق یا آئندہ نتائج کے متعلق ہے۔ اور اس سلسلہ کے لحاظ سے وضع الشئی فی محلّہ ہو اور کوئی کارروائی حکمت عملی سے باہر نہ ہو اور یہ نام بھی اپنے حقیقی معنوں کی رو سے بجز خدا تعالیٰ کے کسی غیر پر اطلاق نہیں پا سکتا کیونکہ کامل تدبیر غیب دانی پر موقوف ہے۔ اور بجز خدا تعالیٰ کے کسی کے لئے مسلّم نہیں اور چار باقی نام یعنی۔ مربی۔ قیم۔ منعم۔ متمم خدا تعالیٰ کے ان فیوض پر دلالت کرتے ہیں جو بلحاظ اس کی کامل ملکیت اور کامل سیادت اور کامل تدبیر کے اس کے بندوں پر جاری ہیں۔ چنانچہ مربی کا لفظ بظاہر معنی پرورش کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اور کامل طور پر تربیت کی حقیقت یہ ہے کہ جس قدر خلقت انسان کے شعبے باعتبار جسم اور روح اور تمام طاقتوں اور قوتوں کے پائے جاتے ہیں۔ ان تمام شاخوں کی پرورش ہو۔ اور جہاں تک بشریت کی جسمانی اور روحانی ترقیات اس پرورش کے کمال کو چاہتے ہیں ان تمام مراتب تک پرورش کا سلسلہ ممتد ہو۔ ایسا ہی جس نقطہ سے بشریت کا نام اور اسم یا اس کی مبادی شروع ہوتے ہیں اور جہاں سے بشری نقش یا کسی دوسری مخلوق کا نقش وجود عدم سے ہستی کی طرف حرکت کرتا ہے اس اظہار اور ابراز کا نام بھی پرورش ہے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ لغت عرب کے رو سے ربوبیت کے معنی نہایت ہی وسیع ہیں۔ اور عدم کے نقطہ سے مخلوق کے کمال تام کے نقطہ تک ربوبیت کا لفظ ہی اطلاق پاتا ہے اور خالق وغیرہ الفاظ رب کے اسم کی فرع ہیں۔ اور قیم کے معنی ہیں نظام کو محفوظ رکھنے والا۔ اور منعم کے یہ معنی ہیں۔ کہ ہریک قسم کا انعام اکرام جو انسان یا کوئی دوسری مخلوق اپنی استعداد کی رو سے پا سکتی ہے۔ اور بالطبع اس نعمت کے خواہاں ہیں وہ انعام اس کو عطا کرے۔ تا ہریک مخلوق اپنے کمال تام کو پہنچ جائے۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ ایک جگہ فرماتا ہے (-) یعنی وہ خدا جس نے ہریک چیز کو اس کے مناسب حال کمال خلقت بخشا پھر اس کو دوسرے کمالات مطلوبہ کے لئے راہنمائی کی۔ پس یہ انعام ہے کہ ہریک چیز کو اول اس کے وجود کی رو سے وہ تمام قویٰ وغیرہ عنایت ہوں جن کی وہ چیز محتاج ہے۔ پھر اس کے حالات مترقبہ کے حصول کے لئے اس کو راہیں دکھائی جائیں اور متمم کے یہ معنی ہیں کہ سلسلہ فیض کو کسی پہلو سے بھی ناقص نہ چھوڑا جائے۔ اور ہر یک پہلو سے اس کو کمال تک پہنچایا جائے۔

سو رب کا اسم جو قرآن کریم میں آیا ہے (-) ان وسیع معنوں پر مشتمل ہے جن کو ہم نے بطور اختصار اس مضمون میں ذکر کیا ہے (ترجمہ از منن الرحمان روحانی خزائن جلد نمبر 9 ص 152-155)

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ محمد نصراللہ

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اقتباسات

پہلے کے سے حالات

مسرت لغاری اپنے کالم فکر جہاں میں لکھتی ہیں۔

قتل وغارت، بدی، بدنیتی اور بے حسی جب شعار واطوار ہوئی تو محبتیں اور شفقتیں کہانیاں ہوگئیں۔ ایک دوسرے کو سکون اور خوشی پہنچانے کا تصور ناپید ہوگیا۔ آپس کے رشتے علاقے ختم ہوئے۔ انسان، انسان کے لئے گدھ بن گیا۔ روحانی، جذباتی، نفسیاتی اور جسمانی تشدد کی وہ انتہا کی گئی کہ انسان نے ہوش و حواس کھو دیئے۔ یوں زمین کی پشت پر پاگل خانوں، عقوبت خانوں اور جیل خانوں کے سرطان ابھر پڑے۔ حلال حرام کی تمیز ختم ہوگئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہ راست عطا کردہ پاک روزیاں تمام ہوئیں۔ خوراک لذت حلال سے عاری ہوئی تو جو مرضی کھالو جسمانی، اخلاقی اور روحانی طاقت عنقا ہے۔ جھوٹ سچ کی طرح ناگزیر ہوگیا ہے ایسے تیرہ وتار حالات آج سے چودہ سو سال پہلے بھی تھے آج بھی ہیں۔ مسلمانوں کی خوش بختی کہ ان کو راہ ہدایت و مستقیم دکھانے کے لئے وجہ کائنات حضورؐ پرنور مبعوث ہوئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر تشریف لائے سات آسمانوں کے پرے سے چمکتی ہوئی کتاب برحق اتری مگر ہم نے کیا کیا؟ اسے غلاف سے نکال کر چند لمحوں کو آنکھوں سے لگایا بوسہ دیا اور طاقچے پر رکھ دیا۔ یہ نہ سوچا کہ قرآن حکیم صرف حکمت کے معنوں ہی میں حکیم نہیں طب کے معنوں میں بھی ایک کلی ڈاکٹر ہے۔ جس کے پاس ہماری ہر بیماری کی شفا موجود ہے اور یہ کہ جس طرح ہم کسی ڈاکٹر کے ساتھ اپنی بیماری محض Discuss کرکے صحت یاب نہیں ہو جاتے یا نہیں ہوسکتے یا نسخہ لکھوا کر سنبھال کر رکھ لینے کے بعد ٹھیک نہیں ہو جاتے بلکہ ہمیں عملی طور پر دوائی استعمال کرنا پڑتی ہے اسی طرح اپنی کتاب روشن کے لفظ لفظ پر عمل پیرا ہونے ہی میں ہماری روحانی شفا ممکن ہے لیکن ہماری تیرہ بختی کہ ہم صرف اس نسخہ کیمیا و شفا سے رو گردانی کی وجہ سے آج دنیا کے کرپٹ ترین ممالک میں شمار ہوتے ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 28- مئی 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خدمات

○ عطاء الحق قاسمی اپنے کالم "روزن دیوار سے" میں لکھتے ہیں۔

اس صورت حال کی ذمہ داری ہمارے ان حکمرانوں پر بھی ہے جنہوں نے ملک میں قانون کی حکمرانی کی بجائے اپنے تخت و تاج کی حفاظت کو مقدم جانا اور ملک میں امپورٹڈ پالیسیاں نافذ کیں جو پاکستانی عوام کے مفاد میں نہیں ان حکمرانوں کے آقاؤں کے مفاد میں جاتی تھیں مجھے یقین ہے کہ اسلام اور سوشلزم کے نام پر پاکستانی عوام کو بے وقوف بنانے والے ان حکمرانوں کے کان اللہ تعالیٰ خود پکڑوائیں گے اور فرشتے ان سے پوچھیں گے کہ بتاؤ جو لوگ اپنے پیارے پاکستان، اس کی دھوپ، اس کی چھاؤں، اس کے دریاؤں، اس کے صحراؤں، اس کے سر بفلک پہاڑوں، اس کے جنگلوں اور اس کے باغوں کے علاوہ اپنے بھائیوں اپنی بہنوں اپنے دوستوں اپنے پیاروں اپنی گلیوں اور اپنے بازاروں کو الوداع کہہ کر اجنبی سرزمینوں پر آن بسے ہیں۔ جہاں کی آنے والی نسلوں کی زبان ان کا عقیدہ اور ان کا کلچر خطرے میں ہے بتاؤ اس نقصان کا ذمہ دار کون ہے؟ بتاؤ ان کروڑوں پاکستانیوں کی غربت، افلاس، استحصال اور ان کی روزمرہ کی ذلت کا ذمہ دار کون ہے جو پاکستان میں ہیں اور سسک سسک کر مرتے ہیں اور سسک سسک کر جیتے ہیں؟ مجھے یقین ہے یہ حکمران اس کے جواب میں گڑگڑا کر اپنی اسلامی خدمات بیان کریں گے کہ یا باری تعالیٰ ہم نے شراب پہ پابندی عائد کی۔ لوگ جمعہ کی چھٹی کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتے تھے ہم نے اتوار کی چھٹی بحال کی گانے بجانے پر پابندی لگائی، ماہ رمضان میں برسرعام کھانا پینا ممنوع قرار دیا۔ محرم میں ریڈیو ٹی وی پر تفریحی پروگرام دکھانے بند کئے۔ حدود آرڈیننس جاری کیا، شریعت بل نافذ کیا، اس کے باوجود آپ نے ہمارے کان پکڑوائے اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ہوگا کہ تمہیں یہ جو سزا دی جارہی ہے اس کی نوے فیصد وجہ تمہاری یہ "اسلامی خدمات" ہی ہیں۔ کیونکہ ان کاموں سے تم نے عوام کو تاثر دیا کہ اسلامی نظام نافذ کردیا گیا ہے۔ اور عوام یہ سوچ کر اسلامی نظام سے مایوس ہونے لگے کہ اسلامی نظام نافذ ہوگیا ہے اور ان کا کوئی مسئلہ بھی حل نہیں ہوا۔ حالانکہ یہ سنتے آئے تھے کہ جب یہ نظام نافذ ہوگا تو لوگ خیرات بانٹنے کے لئے گھروں سے نکلیں گے اور کوئی خیرات لینے والا نہیں ہوگا۔ لوگ سونا اچھالتے ہوئے بازار سے گذریں گے اور کوئی لٹیرا ان کا راستہ روکنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ اسلامی نظام میں بے روزگاروں کو روزگار الاؤنس دیا جائے گا، جو معذور ہوں گے ان کی نگہداشت اسلامی ریاست کے اولین فرائض میں داخل ہوگی۔ چادر اور چاردیواری کا تقدس پامال نہیں ہوگا۔ قانون کی نظروں میں راعی اور رعایا برابر ہوں گے بیٹیاں اور بہنیں محض اس لئے بن بیاہی نہیں رہیں گی کہ ان کے والدین یا ان کے وارث غریب تھے۔ لیکن تم نے لوگوں کے مسائل حل کرنے کی بجائے ان کے منہ میں جمعہ کی چھٹی اور حدود کی چوسنی دے دی تم خدا ہی کے نہیں اس کے بندوں کے بھی مجرم ہو اور اتنے بڑے مجرم کو معاف نہیں کیا جاسکتا۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور یکم مئی 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہجوم پریشاں

○ حافظ راشد الحق سمیع لکھتے ہیں۔

وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ پاکستانی قوم اپنی شناخت کھوتی چلی جارہی ہے۔ اور منزل سے بھی دور...... بلکہ نشان منزل بھی مٹنے کے قریب ہے۔ سچ پوچھیئے تو ہم پچاس برس پہلے اگر برطانوی استعمار کے غلام تھے تو آج نصف صدی کے بعد امریکی غلامی کے طوق گراں سے ہماری گردنیں جھکی ہوئی ہیں اگر حقیقی معنوں میں ہم آزاد، خودمختار، و خوددار قوم ہوتے تو یہ بے نام و نسل امریکی ہمیں گندی گالیاں دینے کی جرأت کیوں کرتے۔ ہم کیا ہیں اور ہماری قوم کیا ہے؟ ایک ہجوم پریشان...... بلکہ "بہائم کا" ایک بدکا ہوا "ریوڑ" جسے ہر کوئی اپنی اپنی لاٹھی سے ہانکنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کبھی مارشل لاء کے ڈنڈے کے ذریعے سے اور کبھی اسلام کے عصا سے، اور کبھی جمہوریت کی چھڑی سے۔ ہمارے حکمرانوں کو اسلام، مذہب، دستور، دین و شریعت، دو قومی نظریے اور آزادی کے متوالوں کے جذبات کی کوئی پرواہ نہیں۔ انہوں نے دلفریب وعدوں کے علاوہ اس عرصہ دراز میں کیا کیا؟ خیر اس کو تو جانے دیجئے۔ کیونکہ یہ تو حصول آزادی اور قوم کو بھڑکانے کے لئے وقتی، جوشیلے اور خوشنما نعرے تھے۔ مقصد حاصل ہو جانے کے بعد حکمرانوں کی نظر میں ان کی حقیقت اور حیثیت کیا رہ گئی تھی؟

پھر لکھتے ہیں۔

نصف صدی گذرنے کے بعد بھی ملک و قوم دونوں کی حالت ناگفتہ بہ بلکہ بد حال سے بدحال تر ہوئی ہے۔ اور اگر یہی بہی خواہان ملک وملت (مسلم لیگ، پیپلز پارٹی وغیرہ) مستقبل میں بھی مسند اقتدار پر یونہی "جلوہ افروز" ہوتے رہے تو خدانخواستہ آئندہ سو برس کے موقع پر (خاکم بدھن) شاید لوگ ملک وملت کے "مزاروں اور کھنڈرات" پر "ڈائمنڈ جوبلی" کے چراغ روشن کرنے جمع ہوں۔ اور اقوام عالم میں ہم ایک داستان پارینہ بن چکے ہوں۔

ع تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں
وطن کی فکر کر ناداں مصیبت آنے والی ہے
تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں

اگر اس فتنہ یاجوج و ماجوج کے سامنے قوم نے سد سکندری نہ باندھا تو پھر انجام کار

ع دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ ویراں ہو گئیں

آج پوری قوم "گولڈن جوبلی" کے موقع پر صحرائے ناامیدی، تیہہ پریشانی، دشت مایوسی اور بیابان حیرانی میں بھٹکتی پھر رہی ہے۔ اور وہ مسیحا، وہ رہنما، وہ خضر راہ اور وہ ناخدا نظر نہیں آتا، جس کے امید و انتظار میں ملک وملت کی آنکھیں پتھرا گئیں ہیں۔

ع قافلہ حجاز میں ایک حسینؓ بھی نہیں

کیونکہ جو رہنمایان وطن تھے وہی راہزن نکلے اور جن پتوں پہ تکیہ تھا وہی آشیاں سوزی کے لئے ہوا دینے لگے۔ آج کہاں جائیں؟ ملک کے تمام طبقات خواہ وہ مذہبی ہوں یا سیاسی، عوام ہوں یا خواص، یا پھر امیر کارواں ہو، یا اہل قافلہ سب مایوسی اور قنوطیت کے گرداب میں پھنسے نظر آتے ہیں۔

(ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک اگست 97ص 603-604)

ذریعہ معاش

○ ابو ہشام ریاض اسماعیل صاحب "دینی مدارس کے نصاب کی اصلاح کی ضرورت" کے زیر عنوان مضمون میں لکھتے ہیں۔

بعض اوقات عصری علوم پڑھائے جانے اور شامل نصاب کئے جانے کے باوجود طلبہ میں مطلوبہ استعداد پیدا نہیں ہوتی۔ جس طرح کی استعداد اور خود اعتمادی دنیاوی مدارس کے طلبہ میں ہوتی ہے۔ چونکہ دینی مدارس میں آنے والے طلبہ کی اکثریت نادار، غریب اور پس ماندہ علاقوں سے ہوتی ہے جبکہ شہری علاقوں سے دینی مدارس میں آنے والے طلبہ کی تعداد تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایسے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ میں ذہنی پسماندگی اور پستی کا احساس نمایاں رہتا ہے۔ نتیجتاً وہ دین کو ذریعہ معاش بنالیتے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے تو پھر ایسی دینی تعلیم کا کیا فائدہ جو طلبہ کے اندر تبدیلی پیدا نہ کرسکے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ انسانی سوچ اور رویے میں تبدیلی، اخلاق و کردار میں بلندی کا تعلق نظام تعلیم اور تبدیلی نصاب سے نہیں ہے۔ بلکہ اس مقصد کے حصول کے لئے ایسے استاد اور مربی کی ضرورت ہے جو طلبہ کے اندر تبدیلی پیدا کردے اور وہ دین اور دعوت دین کو بطور پیشہ نہ اپنائے بلکہ اس کو ایک مشن اور ایک فریضہ سمجھ کر اس میدان میں اترے اور اس میدان میں پیش آنے والی ہر تنگی اور مشکل پر صبر کرے۔ تب وہ ایک مثالی داعی صحیح مبلغ دین کا کردار ادا کرسکتا ہے۔ ایسے افراد سے کسی عظیم کام اور انقلاب کی توقع کی جاسکتی ہے۔ صرف تبدیلی نصاب سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

کورس تو لفظ ہی سکھاتے ہیں
آدمی، آدمی بناتے ہیں (اکبر)

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور- 17- اپریل 98ء ص25)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

(قسط دوم آخر)

حضرت بانی سلسلہ اور سرسید

سرسید کے بارے میں ایک پیشگوئی کا پورا ہونا

چنانچہ جب 6۔ مارچ 1897ء کو لیکھرام پیشگوئی کے مطابق قتل ہوا تو حضرت صاحب نے سرسید احمد خان صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے اشتہار 12۔ مارچ 1897ء شائع فرمایا:۔

"سرسید صاحب کی یہ غلطی ہے کہ دعا قبول نہیں ہوتی کاش اگر وہ چالیس دن تک بھی میرے پاس رہ جاتے تو نئے اور پاک معلومات پالیتے مگر اب شاید ہماری اور ان کی عالم آخرت میں ہی ملاقات ہوگی افسوس کہ ایک نظر دیکھنا بھی اتفاق نہیں ہوا۔ سید صاحب اس اشتہار کو غور سے پڑھیں کہ اب ملاقات کے عوض جو کچھ ہے یہی اشتہار ہے۔"

پھر فرمایا:۔

"آپ کو یہ بھی یاد دلاتا ہوں کہ ایک پیشگوئی میں نے 20۔ فروری 1886ء میں آپ کی نسبت بھی کی تھی کہ آپ کو اپنی عمر کے ایک حصہ میں ایک سخت غم و ہم پیش آئے گا اور اس پیشگوئی کے شائع ہونے سے آپ کے بعض احباب ناراض ہوئے تھے انہوں نے اخباروں میں ردّ چھپوایا تھا مگر آپ کو معلوم ہے کہ وہ پیشگوئی بھی بڑی ہیبت کے ساتھ پوری ہوئی اور یکدفعہ ناگہانی طور پر ایک شریر انسان کی خیانت سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے نقصان کا آپ کو صدمہ پہنچا اس صدمہ کا اندازہ آپ کے دل کو معلوم ہوگا کہ اس قدر مسلمانوں کا مال ضائع گیا میرے ایک دوست میرزا خدا بخش صاحب مسٹر سید محمود صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اگر میں اس نقصان کے وقت علی گڑھ میں موجود نہ ہوتا تو میرے والد صاحب ضرور اس غم سے مر جاتے یہ بھی میرزا صاحب نے سنا کہ آپ نے اس غم سے تین دن روٹی نہیں کھائی اور اس قدر قومی مال کے غم سے دل بھر گیا کہ ایک مرتبہ غشی بھی ہو گئی سوائے سید صاحب یہی حادثہ تھا جس کا اس اشتہار میں صریح ذکر ہے چاہو تو قبول کرو"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 340 ص 342)

اس پیشگوئی کے بارے میں آپ نے ایک دفعہ سرسید کی وفات کے بعد بھی ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا:۔

"میں نے سید احمد خان کو لکھا تھا کہ میں نے لیکھرام کے واسطے دعا کی تو مجھے خبر دی گئی ہے کہ تری دعا قبول ہو گئی ہے اور خدا تعالیٰ اس کو ہیبت ناک موت سے مارے گا یہی نمونہ تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں کہ اگر یہ دعا قبول نہ ہوئی تو تمہارے دعویٰ کا ثبوت ہوا اور اگر قبول ہو گئی تو تم اس عقیدہ سے توبہ کرنا۔ اور وہ لیکھرام کی موت کو دیکھ کر فوت ہوا تھا۔"

(ملفوظات جلد سوم ص 434)

چندہ کی درخواست

6۔ مارچ 1897ء کو لیکھرام قتل ہوا اور 12۔ مارچ کو حضرت صاحب نے اس کی موت پر پیشگوئی پورا ہونے کا اشتہار شائع کیا۔ جن دنوں یہ اشتہار زیر تکمیل تھا۔ سرسید احمد خاں حضرت صاحب کے ساتھ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب اللہ آپ سے راضی ہو' کے ذریعے سلسلہ جنبانی کر رہے تھے۔

شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سرسید احمد خان صاحب کے اس خط کا جو حضرت صاحب کے نام لکھا گیا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

مجھے افسوس ہے کہ ایک قیمتی مکتوب جو سرسید نے حضرت صاحب کو لکھا جبکہ برکات الدعا اور آئینہ کمالات (......) ان کو بھیجی گئی تھی۔ میرے پاس اس کی کاپی تھی، لیکن اب ملتی نہیں اس میں سرسید نے لکھا تھا

درپسِ آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
آنچہ اوستادِ ازلی گفت ہماں میگویم

اور دعا کے لئے بھی درخواست کی تھی۔

سرسید چاہتے تھے کہ حضرت صاحب ان کے اغراض و مقاصد کے لئے کچھ چندہ دیں اور وہ اس چندہ کو نظیر قائم کر کے جماعت احمدیہ سے چندہ لیں یہ تحریک حضرت مولانا نورالدین صاحب کے ذریعہ سے کی گئی تھی۔

حضرت صاحب چونکہ سرسید کی مذہبی راہنمائی کو صحیح نہیں سمجھتے تھے اور ان کی تفسیر کو حقیقت کے منافی بلکہ اس کے لئے مضر یقین کرتے تھے سرسید نے جو خط حضرت مولانا حکیم نورالدین کے نام لکھا اس کا ایک حصہ درج ذیل ہے۔

آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ مامور من اللہ انسان دوسرے کی بات مان لینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ تعجب ہے کہ آپ نے مجھ کو مامور من اللہ نہیں سمجھا حضرت جو شخص جو کچھ کرتا ہے وہ اس کام کے لئے مامور من اللہ ہوتا ہے پس مامور من اللہ کو مامور من اللہ کی عرض کا قبول کرنا ضروری ہوتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ حضرت مہدی (-) مامور من اللہ میری درخواست کو ہرگز رد نہ فرمائیں گے......

سید احمد علی گڑھ
8۔ مارچ 1897ء

(حیات نور صفحہ 222۔223)

سرسید پر اتمام حجت

سرسید احمد خان کی وفات 22۔ مارچ 1898ء کو ہوئی ان کی وفات سے قریباً ایک سال قبل حضرت صاحب نے سرسید کے مذہبی معتقدات کے بارے میں ان پر اتمام حجت کر دی۔

حضرت صاحب نے سراج منیر مئی 1897ء میں شائع فرمائی جس میں حضرت صاحب نے 37 زبردست پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا۔ اس میں آتھم و لیکھرام سے متعلقہ پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا خاص طور پر تفصیل سے ذکر فرمایا۔ اس کے علاوہ خاص طور پر تین فتنے جو ظہور میں آئے ہیں اور جن کا ذکر براہین احمدیہ میں تھا ان کے بارے میں حضرت صاحب نے بڑی تحدی سے سرسید احمد خان سمیت نو افراد کو قسم موکدہ بہ عذاب کھانے کی دعوت دی اور فرمایا

"......اگر کوئی صاحب ان صاحبوں میں سے میرے الہام کی سچائی کے منکر ہیں تو کیوں خلقت کو تباہ کرتے ہیں میرے مقابل پر قسم کھا جائیں کہ یہ تینوں فتنے جو براہین احمدیہ میں بطور پیشگوئی ذکر کئے گئے ہیں یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں اور اگر پوری ہو گئی ہیں تو اے خدائے قادر اکتالیس دن تک ہم پر عذاب نازل کر جو مجرموں پر نازل ہوتا ہے پس اگر خداتعالیٰ کے ہاتھ سے اور بلاواسطہ کسی انسان کے وہ عذاب جو آسمان سے اترتا اور کھا جانے والی آگ کی طرح کذاب کو نابود کر دیتا ہے اکتالیس روز کے اندر نازل نہ ہوا تو میں جھوٹا اور میرا تمام کاروبار جھوٹا ہو گا اور میں حقیقت میں تمام لعنتوں کا مستحق ٹھہروں گا۔"

اس کے بعد خصوصی طور پر سرسید کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یاد رہے کہ میں نے سرسید احمد خان صاحب کا نام منکرین کی مد میں اس لئے لکھا ہے کہ ان کو خدا کے اس الہام بلکہ وحی سے بھی انکار ہے جو خدا سے نازل ہوتی ہے اور علم غیب کی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے چونکہ وہ بھی اب عمر کی منزل کو طے کر چکے ہیں میں نہیں چاہتا کہ وہ یورپ کے کورانہ خیالات کی پیروی کر کے اس غلطی کو قبر میں لے جائیں۔"

(سراج منیر ص 56
(روحانی خزائن جلد 12 ص 58)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کلام اللہ کی فصاحت و بلاغت کو بطور معجزہ پیش کرتے ہوئے فرمایا سید احمد نے بھی ٹھوکر کھائی ہے اور وہ اس کی فصاحت و بلاغت کو معجزہ نہیں مانتے۔ جب ہم یاد کرتے ہیں تو ہم کو افسوس ہوتا ہے کہ سید احمد نے معجزات سے انکار کیا ہے۔ سید صاحب کسی طور سے معجزہ نہیں مان سکتے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ایک معمولی درجہ کا آدمی یا اعلیٰ درجہ کا آدمی بھی نظیر بنا سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 51)

حضرت بانی سلسلہ نے اپنی کتاب کشف الغطاء (جو آپ نے 27-دسمبر 1897ء میں شائع فرمائی) میں سرسید صاحب کی ایک تحریر اپنی تائید میں شائع فرمائی۔ اس میں سرسید نے حضرت صاحب کے بعض خیالات کی پرزور تائید کی تھی

سرسید بطور گواہ

حضرت صاحب کے خلاف مشہور مقدمہ قتل جو کہ پادری ہنری مارٹن کلارک نے دائر کیا تھا اس کا آغاز یکم اگست 1897ء میں ہوا۔ جس میں عبدالحمید نامی شخص کی نسبت یہ بتایا گیا کہ اس کو حضرت مرزا صاحب نے پادری ہنری مارٹن کلارک کو قتل کرنے کے لئے بھیجا تھا اس مقدمہ کا فیصلہ 23۔ اگست 1897ء کو ہوا اور حضرت صاحب کو مجسٹریٹ کپتان ڈگلس نے صاف طور پر بری قرار دیا۔

اس مقدمہ کے متعلق حضرت صاحب نے سید احمد خان کو اپنی طرف سے صفائی کا گواہ ٹھہرایا۔ حضرت صاحب نے اسی کتاب کشف الغطاء میں لکھا:۔

"سید احمد خان صاحب خوب جانتے تھے کہ کس قدر میں...... امن پسند انسان ہوں اس لئے میں نے ڈاکٹر کلارک کے مقدمہ میں سید احمد صاحب کو اپنی صفائی کا گواہ لکھوایا تھا۔"

(کشف الغطاء روحانی خزائن جلد 14 ص 190)

سرسید کی سیاسی سوجھ بوجھ کی تعریف

1897ء میں ایک عیسائی احمد شاہ نے ایک نہایت گندی اور دلآزار کتاب امہات المومنین شائع کی جس میں آنحضرت ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات کی شان میں سخت توہین آمیز اور دلوں کو دکھا دینے والا مواد تھا۔ اس کتاب کی اشاعت سے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان سخت اشتعال پیدا ہوا۔ حضرت صاحب نے اس کتاب کا جامع جواب لکھنے کی ضرورت بیان فرمائی اس سلسلہ میں آپ نے مئی 1898ء میں کتاب "البلاغ" تالیف فرمائی جس میں حضرت صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"سرسید احمد خان صاحب بالقابہ کس قدر اس گورنمنٹ کے خیر خواہ تھے اور کس قدر گورنمنٹ عالیہ کے منشا سے بھی واقف تھے اور کس قدر وہ اس بات کو چاہتے تھے کہ ایسے امور سے دور رہیں جو گورنمنٹ کی منشا کے برخلاف ہیں۔ بااین ہمہ وہ ہمیشہ مذہبی امور میں بھی لگے رہے اور نہ صرف پادریوں کے اعتراضات کے جواب دیئے بلکہ الہ آباد کے ایک لاٹ صاحب کی کتاب کا بھی انہوں نے رد لکھا جو بڑا نازک کام تھا اور ہنٹر کے الزامات کا بھی جواب دیا اور پھر موت کے دنوں کے قریب اس کتاب امہات المومنین کے کسی قدر حصے کا جواب لکھ گئے جو علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ پریس میں رسالہ جلد 6۔ اپریل 1898ء میں چھپ بھی گیا ہے ہاں چونکہ وہ دانشمند اور حقیقت شناس تھے اس لئے انہوں نے اپنی تمام عمر میں ایسا کوئی فضول میموریل کبھی گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں نہیں بھیجا جیسا کہ اب لاہور سے بھیجا گیا ہے بلکہ اب بھی جب ان کو امہات المومنین کے مضامین پر اطلاع ہوئی تو صرف رد لکھنا پسند فرمایا۔ سید صاحب تینوں باتوں میں میرے موافق رہے اول حضرت عیسیٰ کی وفات کے مسئلہ میں دوم جب میں نے یہ اشتہار شائع کیا کہ سلطان روم کی نسبت گورنمنٹ انگریزی کے حقوق ہم پر غالب ہیں تو سید صاحب نے میرے اس مضمون کی تصدیق کی اور لکھا کہ سب کو اس کی پیروی کرنی چاہئے۔

سوم۔ اسی کتاب امہات المومنین کی نسبت ان کی یہی رائے تھی کہ اس کا رد لکھنا چاہئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میموریل نہ بھیجا جائے کیونکہ سید صاحب نے اپنی عملی کارروائی سے رد لکھنے کو اس پر ترجیح دی کاش اگر آج سید صاحب زندہ ہوتے تو میری اس رائے کی ضرور کھلی کھلی تائید کرتے بہرحال ایسے امور میں عام معزز مسلمانوں کے لئے سید صاحب مرحوم کا یہ کام ایک اسوۂ حسنہ ہے جس کے نمونہ پر ضرور چلنا چاہئے اور بلاشبہ یہ طریق عمل سید صاحب کا کہ آپ نے امہات المومنین کا رد لکھنا مناسب سمجھا اور کوئی میموریل گورنمنٹ میں نہ بھیجا یہ درحقیقت ہماری رائے کی تصدیق ہے جو سید صاحب نے اپنی عملی کارروائی سے لوگوں کے سامنے رکھ دی۔"

(روحانی خزائن جلد نمبر13 صفحہ 401، 402)

حضرت صاحب سید احمد خان صاحب کی خدمات کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"سرسید احمد خان بالقابہ کیسا بہادر اور زیرک اور ان کاموں میں فراست رکھنے والا آدمی تھا انہوں نے آخری وقت میں بھی اس کتاب کا رد لکھنا بہت ضروری سمجھا اور میموریل بھیجنے کی طرف ہرگز التفات نہ کیا...... اب ہم اس بزرگ پولٹیکل مصالح شناس کو کہاں سے پیدا کریں......

(البلاغ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 225)

خدا ان پر رحم کرے

حضرت صاحب اپنی کتاب تریاق القلوب میں سرسید احمد خان صاحب کے بارے میں اپنی پیشگوئی کو اپنی صداقت کا تہتّرواں نشان قرار دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"پیشگوئی اشتہار 12۔ مارچ 1897ء ہے جو سر سید احمد خان کے سی ایس آئی کی نسبت میں نے کی تھی اس پیشگوئی سے اول ایک اور پیشگوئی اشتہار 20۔ فروری 1886ء میں کی گئی تھی جو اسی وقت مشتہر ہو کر ہزاروں انسانوں میں شائع ہو گئی تھی جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ سید احمد خان صاحب کو کئی قسم کی بلائیں اور مصیبتیں پیش آئیں گی چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا اور وہ ایک عظیم الشان مالی نقصان اٹھا کر بڑی تلخی کے ساتھ اس دنیا سے گذرے اور میں نے صدہا انسانوں کے روبرو جو ان میں سے بہت سے اب تک زندہ موجود ہیں اس کشف کو ظاہر کر دیا تھا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ علم دیا گیا ہے کہ سید صاحب موصوف بعض سخت تکالیف اٹھا کر بعد اس کے جلد تر اس عالم ناپائیدار سے گذر جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا اور بعض اولاد کی موت کا بھی حادثہ انہوں نے دیکھا اور سب سے زیادہ یہ کہ ایک شریر ہندو کی خیانت کی وجہ سے اس قدر مالی نقصان ان کو اٹھانا پڑا کہ وہ سخت غم کا صدمہ ان کی اندرونی قوتوں کو یکدفعہ سلب کر گیا...... غرض سید احمد خان صاحب کی موت بھی آخر کمزوری کی وجہ سے ہوئی خدا ان پر رحم کرے۔"

(تریاق القلوب ص 336 تا ص 340)

خلاصہ کلام یہ کہ حضرت صاحب نے سر سید احمد خاں کا ذکر باربار فرمایا ہے۔ آپ جہاں سر سید کی سیاسی خدمات کے معترف رہے اور ان کو پولٹیکل مصالح شناس بزرگ، بہادر اور زیرک انسان قرار دیتے رہے وہیں پر آپ نے سرسید کے غیر مناسب خیالات کو بھی سختی سے نوٹ کیا اور جابجا ان کے غلط خیالات کی اصلاح و تردید فرمائی اور ان پر اتمام حجت کی غرض سے ان کے بارے میں ایک پیشگوئی بھی فرمائی جو کہ پوری شان سے پوری ہوئی۔

تاہم حضرت صاحب کا آخری فقرہ جو کہ حضرت صاحب نے سرسید کی وفات کے بعد ارشاد فرمایا وہ یوں تھا۔

"خدا ان پر رحم کرے"

ہماری بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ ان کی غفلتوں کو معاف فرمائے اور ان کے نیک کاموں کا اجر ان کو عطا کرے۔ آمین۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

وسیع ربوبیت

"خدا تعالیٰ کی ربوبیت یعنی پیدا کرنا اور رکمال مطلوب تک پہنچانا تمام عالموں میں جاری وساری ہے۔ یعنی عالم سماوی اور عالم ارضی اور عالم اجسام اور عالم ارواح اور عالم جواہر اور عالم اعراض اور عالم حیوانات اور عالم نباتات اور عالم جمادات اور دوسرے تمام قسم کے عالم اس کی ربوبیت سے پرورش پا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ خود انسان پر ابتدا نطفہ ہونے کی حالت سے یا اس سے پہلے بھی جو جو عالم موت تک یا دوسری زندگی کے زمانہ تک آتے ہیں وہ سب چشمہ ربوبیت سے فیض یافتہ ہیں۔ پس ربوبیت الٰہی بوجہ اس کے کہ وہ تمام ارواح و اجسام و حیوانات و نباتات و جمادات وغیرہ پر مشتمل ہے فیضان اعم سے موسوم ہے کیونکہ ہر ایک موجود اس سے فیض پاتا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ سے ہر ایک چیز وجود پذیر ہے۔ ہاں البتہ ربوبیت الٰہی اگرچہ ہر ایک موجود کی موجد اور ہر ایک ظہور پذیر چیز کی مربی ہے۔ لیکن بحیثیت احسان کے سب سے زیادہ فائدہ اس کا انسان کو پہنچتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی تمام مخلوقات سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے۔ اس لئے انسان کو یاد دلایا گیا ہے کہ تمہارا خدا رب العالمین ہے تا انسان کی امید زیادہ ہو۔ اور یقین کرے کہ ہمارے فائدہ کے لئے خدا تعالیٰ کی قدرتیں وسیع ہیں اور طرح طرح کے عالم اسباب ظہور میں لا سکتا ہے۔"

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد نمبر14 ص 248)

روحانی ربوبیت

قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے۔ ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے۔

کہ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔

سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رب العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں۔ اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک۔ بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب ہے۔ اور تمام مکانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے۔ اور تمام فیوض کا وہی سرچشمہ ہے۔ اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں۔ اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے

(پیغام صلح ص 3-4)

ربوبیت کا تقاضا

"خدا تعالیٰ کی ربوبیت تقاضا کرتی ہے۔ اور جوش مارتی ہے۔ کہ لوگ اس کی سیدھی راہ پر قدم مار کر اور ناکردنی کاموں سے بچ کر اور اس کی پرستش و اطاعت میں محو ہو کر اپنی سعادت مطلوبہ کو پالیں اور اگر اس راہ پر چلنا نہ چاہیں تو پھر نہ اپنے لئے بلکہ انہی کے لئے اس کا غضب بھڑکتا ہے اور طرح طرح کی تنبیہوں میں انہیں مبتلا کرتا ہے۔ اور جو لوگ پھر بھی نہ سمجھیں وہ بعد اور حرماں کی آگ میں جلتے ہیں یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص اس کو یہ کہہ سکے کہ تجھے میرے نفع یا نقصان کی کیا فکر پڑی ہے۔ اور کیوں بار بار ہم کو نصیحتیں کرتا ہے اور الہامی کتابیں بھیجتا ہے اور سزائیں دیتا ہے اگر ہم عبادت کریں گے تو اپنے لئے اور اگر نہیں کریں گے تو آپ نقصان اٹھائیں گے۔ تجھے کیوں ناحق کا جوش و خروش ہے۔ اور اگر کوئی شخص ایسا کہے بھی بلکہ اگر سب دنیا اور تمام آدم زاد متفق ہو کر اس کی خدمت میں یہ گذارش کریں کہ ہم کو آپ اپنی نصیحتوں اور حکموں اور الہامی کتابوں سے معاف رکھیں ہم آپ کا بہشت یا یوں کہو کہ مکتی خانہ لینا نہیں چاہتے ہم اسی دنیا میں گذارہ کر لیں گے آپ مہربانی فرما کر اسی جگہ ہمیشہ کے لئے ہمیں رہنے دیں۔ آخرت کی ہم بڑی بڑی نعمتوں سے باز آئے آپ ہمارے اعمال میں ذرا دخل نہ دیا کریں۔ اور جزا و سزا وغیرہ تجویزیں جو ہمارے واسطے آپ کرتے رہتے ہیں۔ ان سب سے آپ دستبردار رہیں ہمارے نفع یا نقصان سے آپ کچھ تعلق نہ رکھیں۔ تو یہ عرض ان کی ہرگز قبول نہیں ہو سکتی اگرچہ اس کے قبول کرانے کے لئے تمام عمر روتے پیٹتے رہیں۔ پس اس سے صاف ثابت ہے کہ صرف یہی بات نہیں کہ بندہ اپنی حالت میں آزاد ہے اور اپنے لئے بندگی کرتا ہے اور پرمیشر کو اس سے کچھ تعلق نہیں بلکہ جلال اور عظمت الٰہی کا تقاضا یہی ہے کہ بندہ شرط بندگی بجا لاوے اور نیک راہوں کو اختیار کرے اور اس کی الوہیت بالطبع تقاضا کرتی ہے کہ اس کے آگے عبودیت کے آثار ظاہر ہوں۔ اور اس کی کاملیت ذاتی جوش سے یہ چاہتی ہے کہ جو نقصان سے خالی نہیں ہے اس کے آگے تذلل کرے۔ یہی وجہ ہے کہ نافرمانوں اور سرکشوں اور ان سب کو جو شرارتوں پر ضد کرتے ہیں انجام کار اس کا عذاب پکڑتا ہے۔ ورنہ اس بات پر کوئی وجہ قابل اطمینان پیدا نہیں ہوتی کہ بغیر پائے جانے کسی ذاتی قوت کے جو سزا جزا دینے کے لئے اس کی ذات بابرکات ازل سے رکھتی ہو۔ کیوں خواہ نخواہ وہ اس فکر میں لگا رہتا ہے کہ نیکی کرنے والوں کو نیک پاداش اور بدی کرنے والوں کو بد پاداش پہنچاوے۔ بلکہ اگر کوئی قوت ذاتی جو جزا سزا دینے کے لئے محرک ہو اس میں نہ پائی جاوے تو یہ چاہئے تھا کہ خاموشی اختیار رکھتا اور جزا سزا کی چھیڑ چھاڑ سے بکلی دستکش رہتا۔ سو اگرچہ یہ بات تو صحیح ہے کہ انسان کے اعمال کا نفع، نقصان اسی کی طرف عائد ہوتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کی عظمت و سلطنت نہ اس سے کچھ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے مگر یہ بات بھی نہایت صحیح اور محکم صداقت ہے کہ ربوبیت کا تقاضا بندوں کو ان کی حیثیت بندگی پر قائم رکھنا چاہتا ہے۔ اور جو شخص ذرا تکبر سے سر اونچا کرے تو اس کا سرفی الفور کچلا جاتا ہے۔ غرض خدائے تعالیٰ کی ذات میں اپنی عظمت اپنی خدائی اپنی کبریائی اپنا جلال اپنی بادشاہی ظاہر کرنے کا ایک تقاضا پایا جاتا ہے اور سزا و جزا اور مطالبہ اطاعت و عبودیت و پرستش اسی تقاضا کی فرع پڑا ہوا ہے۔ اسی اظہار ربوبیت اور خدائی کی غرض سے یہ انواع، اقسام کا عالم اس نے پیدا کر رکھا ہے۔

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 ص 216 تا 218)

اخلاص وفدائیت کے پیکر

حضرت سیدنا محمود امام جماعت احمدیہ الثانی نے 20 اپریل 1922ء کو حضرت چوہدری رستم علی صاحب آف مدار ضلع جالندھر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"وہ کورٹ انسپکٹر تھے ان کی اسی روپے تنخواہ تھی۔ حضرت صاحب کو خاص ضرورت دینی تھی۔ آپ نے ان کو خط لکھا کہ یہ خاص وقت ہے اور چندہ کی ضرورت ہے۔ انہی دنوں گورنمنٹ نے حکم جاری کیا کہ جو کورٹ انسپکٹر ہیں انسپکٹر کر دئے جائیں جس پر ان کو نیا گریڈ مل گیا اور جھٹ ان کے اسی روپے سے ایک سو اسی روپیہ ہو گئے اس پر انہوں نے حضرت صاحب کو لکھا کہ ادھر آپ کا خط آیا ہے اور ادھر ایک سو اسی روپے ہو گئے۔

اس لئے یہ اوپر کے سو روپے میرے نہیں ہیں یہ حضرت صاحب کے طفیل ملے ہیں۔ اس واسطے وہ ہمیشہ سو روپیہ علیحدہ بھیجا کرتے تھے"

(الفضل 15 مئی 1922ء صفحہ 7)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حمید اللہ صاحب زعیم انصار اللہ دار العلوم غربی حلقہ خلیل ہائی بلڈ پریشر کی شدید تکلیف کے باعث تین چار دنوں سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں زبان میں شدید کھچاؤ ہے بولنے میں بھی دشواری ہے۔

○ محترمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ جمیل احمد صاحب کی بائیں آنکھ کا موتیا کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔

○ مکرم محمد محسن صاحب دار العلوم جنوبی کے دل کے والو بند ہیں۔ انہیں بغرض علاج راولپنڈی لے جایا گیا ہے۔

ان سب کی کامل شفایابی و درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ عزیزہ امتہ الحئی عزیز صاحبہ بنت مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب کا نکاح مکرم طارق محمود صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اکرام دھاریوال ساکن کوٹ مرزاجان ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ تیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب وایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے 20- اپریل 1998ء کو انصار اللہ مرکزیہ کے لان (ربوہ) میں پڑھا۔ اس کے بعد تقریب رخصتانہ کی دعا بھی محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے ہی کروائی۔

عزیزہ امتہ الحئی عزیز صاحبہ اور مکرم طارق محمود صاحب محترم چوہدری محمد طفیل صاحب پٹواری درویش قادیان کی پوتی اور پوتا ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

افسوسناک وفات

○ مکرم مظفر احمد صاحب درانی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ (کسومو) کینیا کا بیٹا محمد جری اللہ خان بعمر 5 سال 21- جون 1998ء کو کینیا میں جھیل میں ڈوبنے کی وجہ سے وفات پا گیا ہے اور ابھی تک اس کی ڈیڈ باڈی نہیں مل سکی۔

بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھا۔ بچہ مکرم محمد شریف صاحب درانی (معلم وقف جدید) دار العلوم شرقی ربوہ کا پوتا اور مکرم بشیر احمد صاحب (قالین ساز) ڈیرانوالہ ضلع نارووال کا نواسہ تھا۔

احباب جماعت سے خصوصی درخواست دعا ہے کہ بچے کی ڈیڈ باڈی مل جائے۔ اور لواحقین کو صبر وجمیل سے نوازے۔

☆...☆...☆...☆...☆...☆

اعلان سکالرشپ

○ آسٹریلین ایجنسی برائے انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ (Aus Aid) نے آسٹریلین ڈیولپمنٹ (ADS) سکالرشپ کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ یہ سکالرشپ آسٹریلیا میں صرف ماسٹرز پروگرام کیلئے ہے۔ 50 فی صد سکالرشپ خواتین کیلئے مختص ہیں۔ یہ سکالرشپ ایجوکیشن۔ ایگریکلچر۔ ماحولیات۔ چائلڈ ہیلتھ۔ پاپولیشن سٹڈیز وغیرہ میں دیا جائے گا۔ عمر 40 سال سے زائد نہ ہو۔ کم از کم 4 سالہ کام کا تجربہ ہو۔ اعلیٰ تعلیمی ریکارڈ ہو۔ TEOFL کے امتحان میں 550 یا اس سے زائد یا IELTS کے امتحان میں 5ء6 سکور حاصل کیا ہو۔

درخواست میں اپنا CV - تعلیمی ریکارڈ۔ ثبوت پاکستانی شہریت۔ TOEFL/IELTS رزلٹ۔ کام کے تجربہ کا سرٹیفکیٹ۔ اور جس پروگرام میں داخلہ کے خواہش مند ہوں اس کا ذکر لازمی ہے۔ یہ تمام دستاویزات 10- جولائی 98ء تک اس ایڈریس پر ارسال کریں۔

(AUS AID) Australian High Commission P. O. Box 1046 - Islamabad

اہم اعلان

○ فائن آرٹس۔ ڈیزائننگ (ٹیکسٹائل۔ گرافکس۔ سرامکس اور پراڈکٹ) اور آرکیٹکچر جیسے ڈگری کورسز کروانے والے ادارہ جات میں داخلہ بذریعہ ٹیسٹ ہوتا ہے۔ یہ ادارہ جات پنجاب۔ سندھ۔ وغیرہ میں واقع ہیں۔ ان تمام ادارہ جات میں داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت انٹرمیڈیٹ کا ہونا لازمی ہے۔ البتہ شعبہ آرکیٹکچر میں داخلہ کے خواہش مند طلبہ کے لئے انٹرمیڈیٹ میں میتھ پڑھا ہونا لازمی ہے۔ لیکن داخلہ ٹیسٹ میں "فری ہینڈ ڈرائینگ" کو خاص طور پر چیک کیا جاتا ہے جس میں اکثر طلباء و طالبات کمزور ہوتے ہیں اس لئے نظارت تعلیم ربوہ میں رہائشی ان طلباء و طالبات کے لئے جو مندرجہ بالا شعبہ جات کے ڈگری کورسز میں جانے کے خواہش مند ہیں کے لئے فری ہینڈ ڈرائنگ سکھانے کا انتظام کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ اس سے متعلق Aptitude ٹیسٹ و انٹرویو سے متعلق بھی معلومات دی جائیں گی۔ جو طلباء و طالبات جن کی رہائش ربوہ میں ہے اور اس مختصر دورانیہ کے پروگرام میں خاص دلچسپی رکھتے ہوں وہ نظارت تعلیم سے 28- جون تا 3- جولائی 10 بجے تا ساڑھے گیارہ بجے دفتری اوقات کے دوران رابطہ کریں۔

○ انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینیجمنٹ اکاونٹنس آف پاکستان کے نئے سیشن میں داخلہ کا امتحان مورخہ 26- جولائی 98ء کو ہوگا۔ داخلہ فارم وغیرہ دو پاسپورٹ سائز تصاویر کے ساتھ 600 روپے ٹیسٹ فیس کے ساتھ جمع کروانے کی آخری تاریخ 24- جولائی 98ء ہے۔ داخلہ ٹیسٹ Arithmatic انگریزی اور ذہانت پر مشتمل سوالات پر ہوگا۔ تعلیمی قابلیت میں کم از کم گریجوایٹ ہونا لازمی ہے۔ درخواست فارم ICMAP کے مختلف سینٹروں میں واقع دفاتر سے دستیاب ہیں۔

○ ہیلتھ سروسز اکیڈمی جس کا الحاق قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے ہے نے "ماسٹر آف پبلک ہیلتھ" (MPH) میں داخلہ کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ داخلہ کی بنیادی شرائط یہ ہیں۔

1- جنہوں نے یہ بیچلر ڈگری حاصل کی ہو۔ M.M.B.S. - BDS - B.Sc. نرسنگ - DVM بی فارمیسی یا ماسٹرز ڈگری ان مضامین میں حاصل کی ہو۔ اینتھراپولوجی۔ MBA معاشیات۔ انسانی نیوٹریشن۔ مائیکروبیالوجی۔ فزیالوجی۔ سائیکالوجی۔ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔ سوشیالوجی۔ شماریات۔ زوولوجی۔

2- کم از کم تین سال کا پبلک ہیلتھ میں کام کا تجربہ ہو۔

3- عمر 31- دسمبر 98ء تک 45 سال ہو۔

داخلہ سے قبل امتحان ہوگا جو 5 مختلف شہروں میں ہوگا داخلہ فارم ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز اکیڈمی 12-D ویسٹ BEWAL پلازہ۔ فضل الحق روڈ اسلام آباد۔ ٹیلی فون 9221515-9221321 سے دستیاب ہیں۔ بذریعہ ڈاک 100 روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ ارسال کرکے منگوائے جاسکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 17- اگست 98ء ہے۔

○ ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف مینیجمنٹ سائنسز۔ ہمدرد یونیورسٹی کراچی نے 3 سالہ B B A (آنرز) و 2 سالہ M B A میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ B B A میں داخلہ کے لئے کم از کم انٹرمیڈیٹ اور M B A میں داخلہ کے لئے بیچلرز ہونا ضروری ہے۔ داخلہ سے قبل ٹیسٹ و انٹرویو کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ داخلہ فارم وغیرہ 400 روپے کے عوض مندرجہ ذیل سے دستیاب ہیں۔

1- ہمدرد یونیورسٹی کراچی۔ فون 4533447

2- ہمدرد سینٹر۔ 142- لٹن روڈ۔ لاہور فون 7354352

3- ہمدرد یونیورسٹی اسلام آباد کیمپس 52- مارگلہ روڈ۔ F-8/2 اسلام آباد۔ فون 255911-

4- ہمدرد سینٹر۔ 18- صدر روڈ۔ پشاور۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 11- جولائی 98ء ہے۔

○ طلباء و طالبات نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو لٹریچر بھیجنے کے علاوہ تعلیمی ادارہ جات۔ ملکی وغیر ملکی سکالرشپ و دیگر معلومات نظارت تعلیم کو بذریعہ E-mail بھی ارسال کر سکتے ہیں۔ نظارت تعلیم کا Email ایڈریس یہ taleem@lhr.comsats.net.pk ہے۔

اعلان فیلوشپ

○ Suparco نے اپنے فیلوشپ پروگرام داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کرلی ہیں۔ یہ ٹریننگ پروگرام 12- 6 ماہ کے دورانیہ کا ہوگا۔ مندرجہ ذیل تعلیمی قابلیت رکھنے والے اس میں درخواست دے سکتے ہیں۔

B.E/B.S.c (ایروسپیس۔ ایرونائکس۔ کمیونیکیشن۔ انسٹرومنٹیشن۔ کنٹرول سسٹم۔ الیکٹرانکس و الیکٹریکل۔ مکینکل۔ کمپیوٹر۔ کیمیکل وانڈسٹریل انجینئرنگ)

M.Sc (سپیس سائنز۔ فزکس۔ اطلاقی فزکس۔ الیکٹرانکس۔ اپلائڈ میتھ۔ اپلائڈ کیمسٹری۔ کمپیوٹر سائنس)

دوران ٹریننگ 3500 روپے ماہانہ کا Stipend دیا جائے گا۔ داخلہ سے قبل ٹیسٹ اور انٹرویو کلیئر کرنا لازمی ہوگا جو کراچی۔ لاہور اور اسلام آباد میں ہوگا۔

درخواست دینے کے بارے میں مکمل معلومات روزنامہ ڈان (98-6-16) یا دفتر واقع کراچی نمبر 8145611 اور فیکس نمبر 4960553 سے رابطہ کرکے معلوم کی جاسکتی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

مستحق طلباء میں کتب کی تقسیم

○ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو خدمت خلق کے مختلف میدانوں میں محض خدا کے فضل سے مساعی کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ ایک پہلو مستحق طلبہ میں کتب کی فراہمی ہے۔ اللہ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی اس میدان میں مجلس کو مثالی خدمت کا موقعہ ملا ہے۔

اس سلسلہ میں شعبہ امور طلبہ کے تحت دفتر مقامی میں بک بینک کا قیام عمل میں لایا گیا اور پہلی جماعت سے لیکر دسویں کلاس کے مستحق طلبہ میں مندرجہ ذیل کتب کی تقسیم کی گئی۔

1- کلاس اول تا دہم 823 سیٹ پرانی کتب کے طلبہ میں تقسیم کئے۔

2- کلاس اول تا دہم 143 سیٹ نئی کتب کے طلبہ میں تقسیم کئے۔

3- مبلغ چالیس ہزار -/40000 روپے کی نئی کتب و کاپیاں مستحق طلبہ میں تقسیم کی گئی ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مجلس مقامی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور دعا کریں کہ خدمت خلق کے میدان میں نمایاں مساعی کی توفیق عطا فرمائے۔ (مہتمم مقامی ربوہ)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر مبارک احمد صاحب وصیت نمبر 22439 (معلق) کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔

اگر ان کے کسی عزیز / رشتہ دار کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ یا اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں تو فوری اپنی وصیت کے سلسلہ میں دفتر سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 24 جون۔ 1998ء
درجہ حرارت کم ازکم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

25 جون غروب آفتاب	7-21
26 جون طلوع آفتاب	5-02

عالمی خبریں

بھارت نے کشمیر پر قومی ایجنڈا جاری کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ہم شملہ معاہدے کے تحت کشمیر پر مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ لداخ پر بھارتی حاکمیت تسلیم کی جائے۔ ہم گلگت پر پاکستان کی حاکمیت مان لیں گے۔ آزاد کشمیر پاکستان کا اور مقبوضہ کشمیر ہمارا ہے۔ سیاچن ہمیں واپس کر دیا جائے۔ کشمیر کو بھارتی وزارت خارجہ سے لے کر وزارت داخلہ کو دے دیا گیا ہے۔ اسلام آباد سے مذاکرات میں وزیر داخلہ بھی شریک ہوا کریں گے۔ اس بھارتی ایجنڈے کو بی جے پی کی تمام حلیف جماعتوں اور اپوزیشن پارٹیوں کی حمایت حاصل ہے۔ تنازعہ کا حل صرف یہ ہے کہ پاکستان کشمیر سے "دہشت گرد" واپس بلالے۔

امریکہ اور روس نے ایٹمی تعاون شروع کر دیا ہے۔ اگست میں فرانسیسی اور جرمن ماہرین کی شرکت کا بھی امکان ہے۔

ایران نے کہا ہے کہ امریکہ سے دوستی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اٹھارہ سال کی جارحیت کے بعد تعلقات بحال کرنے کی امریکی پیش کش بدنیتی پر مبنی ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے اسرائیل پر زور دیا ہے کہ وہ بیت المقدس میں یہودیوں کی اکثریت بڑھانے کے لئے شہر کی حدود میں توسیع کی کوششوں سے باز رہے۔

اسرائیل اپنی سیٹلائیٹ کے ذریعے پاکستان کے خفیہ راز بھارت کو مہیا کرتا رہا ہے۔ یہ انکشاف "نیوز لیٹر" میگزین نے کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بھارت نے اس کے عوض اسرائیلی انٹیلی جنس ماہرین کو اپنی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔

سپین کا طیارہ دوران پرواز اغوا کر لیا گیا۔ جس میں 131۔ افراد سوار ہیں۔ بوئنگ بارسلونا جا رہا تھا کہ تین مسلح ہائی جیکروں نے قبضہ کرتے ہوئے طیارہ اسرائیل لے جانے کا حکم دیا۔ مزید تیل لینے کے لئے طیارہ والنسیا اتار لیا گیا۔ ہائی جیکروں نے مسافروں کو فون کرنے کی اجازت بھی دے دی۔ طیارے کو آزاد کرا لیا گیا ہے۔

نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے حلیفوں امریکہ اور چین نے جاپان کے خلاف پھر اتحاد کر لیا ہے۔ 50 سال تک امریکہ کا سب سے بڑا دفاعی اور تجارتی پارٹنر جاپان اب دشمن اور اس عرصہ میں سخت دشمن چین اب امریکہ کا دوست بن گیا ہے۔

مصری وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ بیت المقدس کی حدود میں توسیع کا فیصلہ اسرائیل کی کھلی جارحیت اور امن معاہدہ تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ یورپی یونین نے بھی کہا ہے کہ اسرائیل قیام امن کا مسئلہ پیچیدہ بنا رہا ہے۔ فلسطینی ذرائع کے مطابق اسرائیلی منصوبے کے مطابق بیت المقدس کے رقبے میں چھ گنا توسیع کر دی جائے گی۔

سوئٹزرلینڈ نے جنیوا میں اقوام متحدہ میں روسی سفیر کو ملک سے فوراً نکل جانے کا حکم دیا ہے۔

سری لنکا کی فوج اور تامل باغیوں میں جھڑپوں کے نتیجہ میں 99۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

متحدہ عرب امارات سے 1786 ایشیائی باشندوں کو ملک بدر کر دیا گیا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ خطے میں امن کے لئے ہم تجاویز دے چکے ہیں۔ عالمی برادری کشمیر پر ہمارا ساتھ دے۔ مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل سے جنوبی ایشیا میں کشیدگی ختم ہو جائے گی۔ وزیراعظم نے ایٹمی توانائی کمیشن کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سائنس و ٹیکنالوجی کو بعض ملکوں تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔ پابندیوں کی ہمیں پرواہ نہیں۔ ہمارے ماہرین نے دنیا بھر کے جاسوس سیاروں اور ذرائع ابلاغ کے سامنے ایٹمی تجربات کئے ہیں۔ سائنس و ٹیکنالوجی کے لئے کثیرالجہتی حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ تمام غیر ضروری شعبوں کے لئے فنڈز کا رخ اس جانب موڑنا ہو گا۔

وزیر تجارت اسحاق ڈار نے کہا ہے بھارت جتنی مرضی مراعات دے مسئلہ کشمیر کے حل تک تجارتی تعلقات قائم نہیں ہو سکتے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک نواحی گاؤں 346 گ۔ب میں ایک دہشت گرد تنظیم کے اسلحہ خانوں سے راکٹ لانچروں، بارودی سرنگوں اور دستی بموں سمیت اسلحہ برآمد ہوا ہے۔ مزید تحقیقات کے لئے اعلیٰ افسروں کی سربراہی میں چھ ٹیمیں بنا دی گئی ہیں۔

حکومت نے انگریزوں سے وفاداری کے صلے میں ملنے والی جاگیریں واپس لینے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ اور کہا ہے کہ یہ جاگیریں عوامی مفاد کے خلاف کام کرنے والوں کو بطور معاوضہ دی گئیں۔ اس لئے ان پر شریعت کورٹ کے اس فیصلے کا اطلاق نہیں ہوتا کہ اسلام میں نجی جائیداد کی حد مقرر نہیں۔

پنجاب نے سرحد اور بلوچستان کو آٹے کی سپلائی بند کر دی ہے۔ ان صوبوں میں آٹا 12 روپے کلو سے بھی مہنگا ہو گیا ہے۔

ملتان ایئرپورٹ کے قریب ایک فوجی ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہونے سے چار افسروں سمیت 7۔ افراد جاں بحق ہو گئے ہیلی کاپٹر فضا میں تھا کہ آندھی آ گئی۔ پائیلٹ نے اتارنے کی کوشش کی لیکن ہیلی پیڈ نظر نہ آیا ایندھن ختم ہونے پر درخت سے ٹکرا کر گر گیا اور آگ لگ گئی۔

سابق وزیراعلیٰ پنجاب مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم کی تعمیر کے لئے نواز شریف کے ہاتھ مضبوط کئے جائیں۔ وزیراعظم کو سپورٹ کرنا مذہبی اور سیاسی تقاضا ہے۔ مخالفت اخلاقی کمینگی ہے اگر کالاباغ ڈیم بن گیا ہوتا تو آج ہمیں مفت بجلی مل رہی ہوتی۔ اس کے بننے سے کسی صوبے یا چھے کو نقصان نہیں پہنچتا۔ چاروں اسمبلیوں میں اس کے حق میں قرار دادیں منظور کرائی جائیں۔ یہ ایٹم بم بنانے کے برابر ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر دور میں ان سے منوا لیا تھا کہ ڈیم بننا چاہئے۔ لیکن آصف زرداری مخالف تھے۔ نواز شریف کالاباغ ڈیم کی تعمیر کا اعلان کر کے ہم سب سے آگے نکل گئے۔ لیکن تینوں صوبوں اور وزراء اعلیٰ کی مخالفت ہمیں 25 سال پیچھے لے گئی۔ بجٹ میں کالاباغ ڈیم کے لئے کوئی پیسہ نہیں رکھا گیا تو سمجھ آ گیا کہ یہ جعلی کام اور "پھوکا" فائر ہے۔

حکومت نے ملک میں اسلامی صلوۃ کا نظام نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صدر مملکت نے کہا ہے کہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے مجھ سے جو کچھ ہوا وہ کر گذروں گا۔ اسلامی نظریہ کونسل کی سفارشات میرے دل کی آواز ہیں۔ کونسل کے وفد نے صدر مملکت کو سفارشات پر مبنی رپورٹ پیش کی تھی۔ جس میں ملک میں اسلامی نظام نافذ کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

نجی مالیاتی اداروں اور کواپریٹو متاثرین کے مقدمات کی سماعت کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے حکم دیا ہے کہ لیکوڈیشن بورڈ چھوٹے کھاتہ داروں کو فوری ادائیگی کرے اور پنجاب حکومت ادائیگیوں کی پالیسی کا واضح اعلان کرے۔ اس کے لئے چھ ماہ سے زیادہ کا عرصہ نہیں دیا جائے گا۔ معذور، بیمار اور بیوہ متاثرین کو ادائیگیوں کے لئے یکم جولائی کو ٹی وی پر مشتہر کرایا جائے تاکہ متاثرین استفادہ کر سکیں۔

سیمنٹ کی بوری میں 15 روپے کی کمی ہو گی۔ مارکیٹ میں سیمنٹ کی بوری 235 روپے سے کم ہو کر 220 روپے ہو گئی ہے۔

فرحت علی جیولرز اینڈ نیو ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز فون 213158

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر
دمہ۔ کینسر۔ بلڈ پریشر۔ ٹی بی۔ السر
ایگزیما۔ نرینہ اولاد۔ لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس
اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
3/38 دارالفضل ربوہ نزد چونگی 1 فون 213207

باجوہ اسٹیٹ ایجنسی
ربوہ میں اپنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے باجوہ اسٹیٹ ایجنسی سے رابطہ کریں۔
باجوہ اسٹیٹ ایجنسی
یادگار روڈ نزد مرکز قومی بچت ربوہ
211956

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز 23 شکور پارک ربوہ۔ فون نمبر 212034
اندرون اور بیرون ملک کام آنیوالے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز ☆ تجربہ کار اساتذہ ☆ جدید ترین Pentium کمپیوٹرز Network
اور مکمل ائر کنڈیشنڈ لیبارٹری ☆ ڈپلومہ کورس کے دورانیہ میں بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ ٹریننگ
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے۔

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
فون: 214338
منیجر مطب حمید 49 ٹیل فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

بستہ بیرون